أَعوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجيم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

فرقہ واریت کی اصل وجہ (مختصر)

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه، أما بعد

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ الانعام میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۚ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿١٥٩﴾

ترجمہ: بیشک جن لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا اپنے دین کو، اور وہ مختلف (فرقے اور) گروہ بن گئے آپس میں، آپ کا ان سے (اے پیغمبر!) کوئی واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ ہی کے حوالے ہے، پھر قیامت کے دن وہ ان کو خبر کر دے گا ان کے ان تمام کاموں کی جو یہ کرتے رہے تھے

(القرآن – سورۃ 6 الأنعام ایت نمبر 159)

اللہ تعالیٰ کو فرقہ واریت نہیں پسند اوراِس آیت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے صاف صاف فرمایا" **جن لوگوں نے دین اسلام میں فرقہ واریت کی اُن کا رسول اللہﷺ سے کوئی بھی واسطہ نہیں۔**

اللہ ﷻ **کا ارشاد ہے:** وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۚ

(ترجمہ) سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو

(سورۃ 3 آل عمران آیت نمبر 103)

اللہ ﷻ نے اس آیت میں سب لوگوں کو ایک ہو کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا اور فرقوں میں بٹنے سے منع فرمایا اوراِس آیات میں اللہ کی رسّی سے مُراد قرآن ہے **صحیح مسلم 6228.** میں ہے: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ: لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا، لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: **أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، هُوَ حَبْلُ اللهِ**، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَفِيهِ فَقُلْنَا: مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ نِسَاؤُهُ؟ قَالَ: لَا، وَايْمُ اللهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ، وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ

ترجمہ: سعید بن مسروق نے یزید بن حیان سے، انھوں نے زید بن ارقمؓ سے روایت کی، کہا: ہم ان (زید بن ارقمؓ) کے پاس آئے اور اُن سے عرض کی: آپ نے بہت خیر دیکھی ہے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔ آپ ﷺ کے پیچھے نمازیں پڑھیں ہیں، اور پھر ابو حیان کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، مگرانھوں نے (اس طرح) کہا: (رسول اللہﷺ نے فرمایا:) دیکھو، میں تمھارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب ہے وہ اللہ کی رسی ہے جس نے (اسے تھام کر) اس کا اتباع کیا وہ سیدھی راہ پر

رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہی پر ہوگا۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ ہم نے ان سے پوچھا: آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ آپ ﷺ کی ازواج؟ انھوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! عورت اپنے مرد کے ساتھ زمانے کا بڑا حصہ رہتی ہے، پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور اپنی قوم کی طرف واپس چلی جاتی ہے۔ آپ ﷺ کے بعد آپ کے اہل بیت وہ ہیں جو آپ کے خاندان سے ہیں، آپ کے وہ ددھیال رشتہ دار جن پر صدقہ حرام ہے۔

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن اللہ کی رسّی ہے اور جو اِس کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گا وہ سیدھی راہ میں قائم رہے گا اور جو کوئی اِس کو چھوڑ دیں گا وہ گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا۔

مستدرک الحاکم, کتاب العلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشد فرمایا: إني قَدْ تركتُ فيكم شيئين لن تضلوا بعدَهما كتابَ اللهِ وسنتي ولن يفترقا حتى يردا علي الحوض

ترجمہ: میں تم پر دو چیزے چھوڑ کر جارہا ہوں جو کوئی اِس کو مضبوطی سے تھامے گا وہ کبھی گمراہ نہیں ہوگا یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر آجائے (یعنی قیامت تک) وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری سنت۔

المستدرك الحاكم : كتاب العلم : 319

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب الٰہی اور نبی اکرم ﷺ کے بتائیں ہوئے طریقے یعنی سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے کبھی گمراہ نہیں ہوگئے اور جو اِس کو چھوڑ دیں گے وہ کبھی بھی سیدھی رہ یعنی رہ ہدایت کبھی نہیں پائے گئے۔

اللہ ﷻ نے قرآن مجید میں وہ بات بیان فرمائی جو عنقریب ہونے والی ہے: وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝

ترجمہ: اور رسول ﷺ نے کہا (یا رسول ﷺ کہے گے): اے میرے پروردگار! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑی ہوئی چیز بنا دیا
القرآن – سورۃ 25 الفرقان آیت نمبر 30

اِس سے معلوم ہوا کہ فرقہ واریت کی اصل وجہ ہے قرآن کے ساتھ ظُلم کرنا قرآن کو نظرانداز کردینا ہم نے یہ سمجھا کہ اسلام کی تبلیغ کا کام صرف اور صرف مولویوں کا ہی کام ہے اور ہم نے یہ سمجھا کہ یہ کام ہم پر فرض نہیں ہے جبکہ قرآن مجید میں اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا

: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

ترجمہ: تم لوگ (اے مسلمانو!) سب سے بہتر امت ہو، جسے میدان میں لایا گیا ہے، لوگوں کے بھلے کے لئے، تمہارا کام ہے نیکی کی تعلیم دینا، اور برائی سے روکنا، اور تم (بمقابلہ دوسروں کے ٹھیک طور پر صحیح معنوں میں) ایمان رکھتے ہو اللہ (وحدہ لاشریک) پر، اور اگر اہل کتاب بھی (اسی طرح ٹھیک طریقے سے ایمان لے آتے تو یہ خود انہی کے لئے بہتر ہوتا ان میں سے کچھ تو ایماندار ہیں مگر ان کی اکثریت بدکاروں (اور بے ایمانوں) ہی کی ہے (القرآن – سورۃ 3 آل عمران آیت نمبر 110)

اِس آیت سے معلوم ہواکہ ہمیں خیر اُمت اِس وجہ سے کہا گیا ہیں کہ ہم لوگوں کو بھلائی کا حکم کرتے ہیں اور بُرائی سے روکتے ہیں اگر ہم یہ کام نہ کریں تو ہم اِس کے مستحق نہیں اور صحیح بُخاری میں حدیث ہے کہ پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ! اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کے واقعات تم بیان کر سکتے ہو، ان میں کوئی حرج نہیں اور جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا تو اسے اپنے جہنم کے ٹھکانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔". (صحیح بُخاری 3461)

اِس حدیث سے معلوم ہواکہ اسلام میں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ دین کا کام کرے یعنی دین کی تبلیغ کرے۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ مدرسوں سے فارغ ہونے کے بعد ہی آپ دین کا کام کرے ہاں یہ ضروری ہے کہ آپ قرآن اور حدیث کے مطابق عمل کرے اور لوگوں کو آگاہ کریں کہ اللہ ﷻ اور اُس کے رسول ﷺ نے کیا فرمایا ہیں اور صحابہؓ نے کس طرح رسول ﷺ کی سنت پر عمل کیا صحیح مسلم میں ایک حدیث ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح ہر نبیوں اور رسولوں کی اُمتوں میں بگاڑ پیدا ہوا تھا اور آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس اُمت یعنی اُمت محمدی ﷺ میں بگاڑ کس طرح پھیلا اور لوگ فرقوں میں کس طرح بٹ گے صحیح مسلم کی حدیث: حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ، وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍقَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَحَدَّثْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَأَنْكَرَهُ عَلَيَّ، فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَنَزَلَ بِقَنَاةَ فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَعُودُهُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثْتُهُ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ صَالِحٌ: وَقَدْ تُحُدِّثَ بِنَحْوِ ذَلِكَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ،

ترجمہ: صالح بن کیسان نے حارث (بن فضیل) سے، انہوں نے جعفر بن عبد اللہ بن حکم سے، انہوں نے عبد الرحمٰن بن مسور سے، انہوں نے (رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام) ابو رافع سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھ سے پہلے کسی امت میں جتنے بھی نبی بھیجے، ان کی امت میں سے ان کے کچھ حواری اور ساتھی ہوتے تھے جو ان کی سنت پر چلتے اور ان کے حکم کی اتباع کرتے تھے، پھر ایسا ہوتا تھا کہ ان کے بعد نالائق لوگ ان کے جانشین بن جاتے تھے۔ وہ (زبان سے) ایسی باتیں کہتے جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے اور ایسے کام کرتے تھے جن کا ان کو حکم نہ دیا گیا تھا، چنانچہ جس نے ان (جیسے لوگوں) کے خلاف اپنے دست و بازو سے جہاد کیا، وہ مومن ہے اور جس نے ان کے خلاف اپنی زبان سے جہاد کیا، وہ مومن ہے اور جس نے اپنے دل سے ان کے خلاف جہاد کیا وہ بھی مومن ہے (لیکن) اس سے پیچھے رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں۔''

ابورافع نے کہا: میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ کو سنائی تو وہ اس کو نہ مانے۔ اتفاق سے عبداللہ بن مسعودؓ بھی (مدینہ) آ گئے اور وادی قناۃ (مدینہ کی وادی ہے) میں ٹھہرے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے مجھے بھی ان کی عیادت کے لیے اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ میں ان کے ساتھ چلا گیا ہم جب جا کر بیٹھ گئے تو میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث اسی طرح سنائی جس طرح میں عبداللہ بن عمرؓ کو سنائی تھی۔ صالح بن کیسان نے کہا: یہ حدیث ابورافع سے (براہ راست بھی) اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(صحیح مسلم 179)

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر نبی کی دعوت پر لبیک کہنے والے یعنی اُن کے صحابہ اور حواری کے جانے کے بعد کُچھ ایسے لوگ اُن کی اُمتوں میں آئے جو کہتے وہ تھے جس پر خود عمل نہیں کرتے تھے ہو بہو آج کے لوگوں کی طرح ہم اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کے دعوے کرتے ہے اور ہر فرقہ یہ کہتا ہے کہ ہم قرآن اور سنت پر عمل کرتے ہیں لیکن وہ ایسا نہیں کرتے، ہاں لیکن ہر فرقے نے کُچھ قرآن اور حدیث کی بات تسلیم کی جو اُن کے فرقے سے ملتی ہے اور اُن باتوں کو چھوڑ دیا جو اُن کے فِرقے کے خلاف جاتی ہے بلکل اُس طرح جیسے پچھلی اُمتوں نے کیا، قرآن میں اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا: اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ

ترجمہ: کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے کے ساتھ کفر کرتے ہو---(سورۃ نمبر 2 البقرۃ آیت نمبر 85)

یعنی اپنی مطلب کی چیز کو پکڑنا اور جو چیز ناپسند ہو اُس سے انکار کرنا اور آگے اُس حدیث میں یہ بھی ہے کہ جس چیز کا انہیں حکم نہیں ہوا وہ اس پر عمل کرتے تھے یعنی بدعات و خرافات جس طرح آج کے لوگ کرتے ہیں بیشک رسول اللہ ﷺ کی ہر بات سچ ہے آج سے تقریباً ۱۴۵۰ سال قبل نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: لَتَتَّبِعُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بَاعًا بِبَاعٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، وَشِبْرًا بِشِبْرٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيهِ ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْيَهُودُ، وَالنَّصَارَى ؟ قَالَ: فَمَنْ إِذًا .

ترجمہ: تم پہلی امتوں کے نقش قدم پر چلو گے اگر وہ ہاتھ پھیلانے کے مقدار چلے ہوں گے، تو تم بھی وہی مقدار چلو گے، اور اگر وہ ایک ہاتھ چلے ہوں گے تو تم بھی ایک ہاتھ چلو گے، اور اگر وہ ایک بالشت چلے ہوں گے تو تم بھی ایک بالشت چلو گے، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی اس میں داخل ہو گے، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا وہ یہود اور نصاریٰ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تب اور کون ہو سکتے ہیں

(ابن ماجہ حدیث نمبر 3994, صحیح بُخاری 7319مسند احمد•••)

بلکل یہی کُچھ آج کے لوگ کر رہے ہیں جو ہم سے پہلی اُمتوں نے کیا تھا۔

یہود اور نصاریٰ کے قصوروں میں سب سے بڑا قصور یہ تھا کہ وہ اپنے عالموں اور بابوں کی باتیں بغیر کسی دلیل کے مان لیا کرتے تھے جیسے آج کے لوگ کیا کرتے ہے سورۃ التوبہ کی آیات نمبر 31. میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَہُمْ وَ رُہْبَانَہُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ

ترجمہ : ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا ہے ۔

اِس آیت کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث : عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ

: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: يَا عَدِيُّ، اطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الْوَثَنَ، وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٌ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ سورة التوبة آية 31، قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ، وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ

ترجمہ : حضرت عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍؓ فرماتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، میری گردن میں سونے کی صلیب لٹک رہی تھی، آپ نے فرمایا: ”عدی! اس بت کو نکال کر پھینک دو، میں نے آپ کو سورۃ برأۃ کی آیت: «اتخذوا أحبارهم ورهبانهم أربابا من دون الله» ”انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور راہبوں کو معبود بنا لیا ہے“ (التوبہ: 31)، پڑھتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا: ”وہ لوگ ان کی عبادت نہ کرتے تھے، لیکن جب وہ لوگ کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تھے تو وہ لوگ اسے حلال جان لیتے تھے، اور جب وہ لوگ ان کے لیے کسی چیز کو حرام ٹھہرا دیتے تو وہ لوگ اسے حرام جان لیتے تھے“

ترمذی 3095، صحیح

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب اپنے عالموں اور بابوں کی تقلید کرتے تھے یعنی بغیر کسی دلیل کے وہ اُن کے حرام کردہ چیز کو حرام مان لیتے تھے اور بغیر دلیل کے حلال کردہ چیز کو حلال ۔

جو اُن کے علماء حضرت ارشاد فرمایا کرتے وہی اُن لوگوں کا دین ہوتا اور اللہ ﷻ نے اِس وجہ سے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ : اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَہُمْ وَ رُہْبَانَہُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ

ترجمہ : ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا ہے ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے اِس چیز کو شرک کہا کہ وہ اپنے علموں اور بابوں کو شریعت کا بانی سمجھتے تھے اور اُن کی کہی ہوئی بات کو دین مان لیا کرتے تھے ٹھیک آج کے لوگوں کی طرح جو پیر صاحب نے کہا وہی دین جو چار اماموں نے فرمایا وہی دین وہی شریعت جو اُن کے فرقوں کے علموں نے فرمایا وہ اُن کے لیے پتھر کی لکیر وہ اُن کی باتوں کو اِس طرح مضبوطی سے تھامے رکھتے ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کو تھامنے کا حکم کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

حضرت سلمان الفارسیؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہیں : وقال سلمان الفارسيؓ: كيف أنتم عند ثلاث: زلة عالم، وجدال منافق بالقرآن، ودنيا تقطع أعناقكم، فأما زلة العالم، فإن اهتدى؛ فلا تقلدوه دينكم، تقولون نصنع مثل ما يصنع فلان، وننتهي عما ينتهي عنه فلان، وأن أخطأ؛ فلا تقطعوا إياسكم منه، فتعينوا عليه الشيطان

ترجمہ : حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا: جب تین باتیں (رونما) ہوگی تو تمہارا کیا حال ہوگا؟ (1) عالم کی غلطی ،اور (2) منافق کا قرآن لیکر جھگڑا (اور منظرہ) کرنا، اور (3) دنیا جب تمہاری گردنیں توڑے گی (اور فرمایا کہ) (•) تو جو عالم کی غلطی کا مسئلہ ہے (تو سنو) اگر وہ ہدایت پر بھی ہو تو بھی دین میں اُس کی تقلید مت کرو تم لوگ کہتے ہو ہم (عمل) کرتے ہیں جیسے فلاں (شخص) نے (عمل) کیا اور ہم روک جاتے ہے جب وہ فلاں (شخص) روک جاتا ہے (تو ایسا نہ کیا کرو)،۔ ہا اگر وہ غلطی کرے تو اِس سے اپنا تعلق مت توڑو، اور اِس کی مدد کرو شیطان کے خلاف۔

جامع بیان العلم حدیث نمبر 1873.

اور حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت : عن معاذَ أنه قالَ كيف تصنعون بثلاثٍ دنيا تقطعُ أعناقَكم ، وزلةِ عالمٍ ، وجدالِ منافقٍ بالقرآنِ ؛ فأما العالمُ فإن اهتدى فلا تقلدُوه دينَكم وإن افتتنَ فلا تقطعوا منه إياسَكم فإن المؤمنَ يفتتنُ ثم يتوبُ ، وأما القرآنُ فإن له منارًا كمنارِ الطريقِ لا يخفى على أحدٍ فما علمتُم منه فلا تسألوا عنه أحدًا ، وما لم تعلموا فكِلوه إلى عالِمِه ، وأما الدنيا فمَن جعلَ اللهُ غناه في قلبِه فقد أفلحَ ومن لا فليست بنافعتِه دنياه

ترجمہ : حضرت معاذ بن جبلؓ فرمایا: تمہارا کیا بنے گا جب تین باتیں (رونما) ہوگی • دنیا تمہاری گردنیں ٹوڑے گی، اور عالم کی غلطی ،اور منافق کا قرآن لیکر جھگڑا کرنا، تو جو عالم (کی غلطی کی بات ہے تو وہ سنو) اگر وہ ہدایت پر بھی ہو تو بھی تم اپنے دین میں اُس کی تقلید مت کرنا اور اگر وہ فتنے میں پڑ جائے تو اُس سے نا امید نہ ہوجاؤ۔ کیونکہ مومن فتنے میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر (آخر میں) توبہ کرتا ہے ، جہاں تک قرآن کا تعلق ہے تو اِس کی مثال ایک روشن مینار کے مانند ہے ایک ایسا مینار جِس کی روشنی سے کُچھ بھی ڈھکا چھپا نہیں ہے ، تو جو تم جانتے ہو اِس (قرآن) سے تو اِس کے بارے میں مت پوچوں کسی سے ، اور جو تم نہیں جانتے تو اُس سے کہو جو اِس کو جانتا ہو ، اور جو دنیا کے بارے میں بات تھی وہ سنو، اللہ نے جس کے دل کو (دنیا کی محبت سے) نا امید کردیا تو وہ کامیاب ہوگیا اور جو (دنیا سے) نا اُمیدی نہ ہوا تو دنیا اُسے فائدہ نہیں دے گی۔

صحیح ((جامع بیان العلم حدیث نمبر 1872 | حسن موقف) (کتب الزہد ج۔1 ص۔299،ح71 سندہ حسن))

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ ؕ

ترجمہ : حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی۔

سورۃ الرعد آیت 11.

یعنی جو قوم خود کوشش نہیں کرتی اس قوم کے حالات اللہ ﷻ نہیں بدلتا آج مسلمانوں کی پستی کی اصل وجہ یہی ہے کہ قرآن کو ان لوگوں نے چھوڑ دیا ہے ، یہ لوگ قرآن کے واضح حکم کے بعد بھی مولوی کی بات کو نہیں چھوڑتے ، یہ لوگ دنیا کے کاموں میں اتنا غور و فکر کرتے ہے اور دین کے معاملات میں کوئی کوشش نہیں کرتے اللہ ﷻ نے قرآن مجید میں فرمایا: وَلَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓـئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـئُوۡلًا ۝

ترجمہ : اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے ۔

سورۃ الإسراء آیت 36.

یعنی کان ، آنکھ ، اور دل اِن کے بارے میں اللہ ﷻ حساب لیگا کہ تمہیں یہ ساری نعمتیں عطا کی تھی کہ ان کے ذریعے سے حق تلاش کرنے کی کوشش کیوں نہ کی ، کان ، آنکھ اور دل یہ سب علم حاصل کرنے کے ذرائع ہے اِن کے ذریعے سے آدمی علم حاصل کرتا ہے کان سے سن کر، آنکھ سے دیکھ کر اور دل سے سوچ سمجھ کر ۔

لیکن مسلمان پھر بھی حق جاننے کی کوشش نہیں کرتا کان ہے لیکن مولوی کی بات کے آگےئ سنتا نہیں ، آنکھیں ہے لیکن قرآن و سنت کو دیکھتا نہیں ، دل ہے لیکن اگر قرآن پڑھ بھی لے تو سمجھتا نہیں ۔

اللہ ﷻ ہم مسلمانوں پر رحم فرمائے اور ہم مسلمانوں کو قرآن اور حدیث کو صحیح فہم کے ساتھ سمجھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جِس طرح اہلِ بیتؑ اور صحابہؓ نے سمجھا اور اس پر عمل کیا تھا آمین یارب العالمین ۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۞

(اے نبی ﷺ) پس نہیں آپ کے رب کی قسم ! یہ ہرگز مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک کہ یہ آپ کو حکم نہ مانیں ان تمام معاملات میں جو ان کے مابین پیدا ہوجائیں پھر جو کچھ آپ فیصلہ کردیں اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور سر تسلیم خم کریں جیسے کہ سر تسلیم خم کرنے کا حق ہے

سورۃ النساء آیت 65.

وَ مَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

وَ اٰخِرُ دعوانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

If you want more just join our WhatsApp group

أَعوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجيم

بِسْــــــمِ اِللّٰہالرَّحْمَنِ االرَّحِيم

السَّلاَمُ عَلَيْكُمُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه

اس کتاب میں اُن ۱۲ وجوہات کا ذکر ہیں جن کی وجہ سے آج مسلمانوں میں بہت اختلافات پائے جاتے ہے اس کتاب میں اُن ۱۲ مسائل کا حل قرآن اور سنت کی روشنی میں پورے

reference

کے ساتھ دیا گیا ہے -

1 فرقہ واریت کی اصل وجہ ہے قرآن کے ساتھ ظُلم کرنا.

2 اسلام میں فرقہ واریت کی بڑی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ ہے تقلید.

3 فرقہ واریت کی ایک اور سب سے بڑی وجہ بزرگ پرستی ہیں جو تقلید سے بھی بدترین ہے.

4 فرقہ واریت کی اور ایک اصل وجہ مال و دولت .

5 فرقہ واریت کی اصل وجہ علماء سوء کا دھوکا قرآن اور صحیح حدیث کو لیکر.

6 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ مولا علی عَلَيْهِ السَّلَام سے دُشمنی اور محبت میں غلو کرنا.

7 فرقہ واریت کی ایک اصل وجہ ہے ایمان ابی طلب.

8 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کا واقعہ.

9 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ (باغِ) فَـــــــدَك کا مسئلہ.

10 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ نماز کو لیکر.

11 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ نکاح اور طلاق کو لیکر.

12 فرقہ واریت کی آخری اور سب سے بڑی اصل وجہ شرک اور بدعت.

اس کتاب کو ایک دفعہ ضرور دیکھیں ان شاء اللہ آپ کو قرآن و سنت سے صحیح معاملہ سمجھ آجائے گا -

download آپ اِس کتاب کو

کریں ، اور لوگوں سے بھی اس کو

share

کریں ان شاء اللہ آپ بھی صدقہِ جاریہ کے مستحق ہوگئے ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :” جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے) : صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے -“ صحیح مسلم 4223 (1631) .

Download or read online link:

https://archive.org/embed/20230618_20230618_0635

Feedback on : SayyedShahidBinAbdulHameed@gmail.com